# فجر اور عصر کی نماز کے بعد واجب الاعادہ نماز پڑھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-0175 تاریخ:29-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے، لیکن ان دونوں نمازوں کے بعد واجب الاعادہ نمازیں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟اس حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فجر اور عصر کے بعد واجب الاعادہ نمار پڑھ سکتے ہیں، جبکہ یقین یا ظن غالب ہو کہ نماز کا کوئی واجب چھوٹ گیا تھا یا نماز مکروہ تحریمی ہوگئی تھی اور اگر واجب کے چھوٹنے یا نماز کی کراہت تحریمی کا یقین یا ظن غالب نہیں، محض وسوسہ واندیشہ ہے کہ ہو سکتا ہے کوئی واجب چھوٹ گیا ہو یا نماز مکروہ تحریمی ہوگئی ہو اوراس وجہ سے احتیاطاً نمازوں کا اعادہ کرتا ہے، تواب فجر اور عصر کے بعد ان نمازوں کا پڑھنا جائز نہیں۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ فجر اور عصر کے بعد فرض کی قضا پڑھ سکتے ہیں، نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، رہا واجب تواس کی دو قسمیں ہیں:(۱)واجب لعینہ،(۲)واجب لغیرہ، ان میں سے واجب لغیرہ نماز نفل کے حکم میں ہوتی ہے، جیسے وہ نفل نماز جسے شروع کرکے توڑدیا ہو اور اسے فجر و عصر کے بعد پڑھنا جائز نہیں، جبکہ واجب لعینہ نماز مثلاً وتر، فرض کے حکم میں ہوتی ہے، اور اسے فجر اور عصر کے بعد پڑھنا جائز ہے۔

فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کی ممانعت کے متعلق صحیح بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: "سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا صلاة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس، ولا صلاة بعد العصر حتی تغیب الشمس" میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلوع فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں حتی کہ سورج بلند یعنی طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔

**(صحیح البخاری، ج01، ص121، رقم586، دار طوق النجاۃ)**

در مختار میں ہے: "(وکرہ نفل) قصداً (وکل ما کان واجباً لغیرہ کمنذور ورکعتی طواف والذی شرع فیہ ثم افسد بعد صلاۃ فجر وعصر، لا) یکرہ (قضاء فائتۃ و) لو وتراً او (سجدۃ تلاوۃ وصلاۃ جنازۃ، وکذا) الحکم من کراھۃ نفل و واجب لغیرہ لا فرض وواجب لعینہ (بعد طلوع فجر سوی سنتہ)" بعد فجر و عصر قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، یونہی ہر وہ نماز جو واجب لغیرہ ہو، جیسے منت، طواف کی دو رکعات اور ایسی نفل نماز جسے شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، البتہ طلوعِ فجر کے بعد سنت فجر، یونہی فوت شدہ نمازوں کی قضا مکروہ نہیں، اگرچہ وتر ہو یا سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ، کراہت کا یہ حکم نوافل اور واجب لغیرہ میں ہے، نہ کہ فرض اور واجب لعینہ میں۔

**(الدر المختار مع رد المحتار ملتقطاً، ج2، ص44، 45، دار عالم الکتب)**

حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "ویکرہ التنفل بعد طلوع الفجرای قصدا، ومثل النافلۃ فی ھذا الحکم الواجب لغیرہ کالمنذور ورکعتي الطواف وقضاء نفل افسدہ، اما الواجب لعینہ فلا کراھۃ فیہ" طلوعِ فجر کے بعد قصداً نوافل شروع کرنا، مکروہ ہے اور اس حکم میں واجب لغیرہ بھی نفل کی مثل ہے، جیسے منت، طواف کی دو رکعات اور نفل کی قضا، جسے فاسد کر دیا تھا، بہر حال واجب لعینہ ہو، اس کی ادائیگی میں کوئی کراہت نہیں۔

**(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص188، مطبوعہ بیروت)**

تبیین الحقائق میں ہے: "کل ما کان واجبا لغیرہ کالمنذور ورکعتي الطواف والذي شرع

فيه، ثم أفسده ملحق بالنفل حتى لا يصليها في هذين الوقتين ”ہر واجب لغیرہ جیسے منت مانی ہوئی نماز، طواف کی دو رکعات، وہ نفل نماز جسے شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، یہ سب نفل سے ملحق ہیں، حتی کہ اسے ان دو اوقات (بعد طلوعِ فجر و نمازِ عصر) نہیں پڑھے گا۔

**(تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، ج01، ص87، مطبوعہ قاھرہ)**

اور ترک واجب یا کراہت تحریمی کی وجہ سے اعادہ کی جانے والی نماز واجب لعینہ ہے، جبھی فقہائے کرام نے فجر اور عصر کے بعد ان کو ادا کرنے کی اجازت دی، ہاں اگر ترک واجب یا نماز کی کراہت تحریمی کا یقین یا ظن غالب نہ ہو، محض وسوسہ و اندیشہ کی وجہ سے احتیاطاً نمازوں کا اعادہ کر رہا ہو، تو اب یہ نمازیں نفل ہوں گی اور نفل نماز کا فجر اور عصر کے بعد ادا کرنا، جائز نہیں۔

چنانچہ بحر الرائق اور پھر وہاں سے شامی میں ہے:” فإن كان في وقت يكره التنفل بعد الفرض فمكروه كما بعد الصبح والعصر وإلا فإن كان لخلل في المؤدى فإن كان ذلك الخلل محققا إما بترك واجب أو بارتكاب مكروه فغير مكروه بل واجب وصرح به في الذخيرة وقال إنه لا يتناوله النهي وإن كان ذلك الخلل غير محقق بل نشأ عن وسوسة فهو مكروه “ترجمہ: اگر ایسے وقت میں ہے جس میں فرض کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، تو اب جماعت کی نماز کو دوبارہ پڑھنا بھی مکروہ ہے، جیسا کہ صبح اور عصر کی نماز کے بعد، اگر ادا کردہ نماز میں خلل کی وجہ سے اعادہ کرے، تو اگر یہ خلل یقینی ہے کہ ترک واجب یا مکروہ تحریمی کے ارتکاب کی وجہ سے ہو، تو اب مکروہ نہیں، ذخیرہ میں اس کی صراحت کی اور فرمایا کہ نہی اسے شامل نہیں اور اگر یہ خلل یقینی نہیں، بلکہ محض وسوسہ کی وجہ سے ہو تو مکروہ ہے۔

**(البحر الرائق، ج02، ص67، دار الکتاب الاسلامی)**

فتاوی رضویہ میں سوال ہوا:” کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ افیونی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، اور اگر اس نماز کے پھیرنے کا حکم ہو، تو فقط ظہر و عشاء کی پھیری جائے یا فجر و عصر و مغرب کی بھی، اور افیون کھانی کیسی ہے؟ افیونی فاسق مستحق عذاب ہے یا نہیں؟“

اس کے جواب میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ”اور اگر ہوش میں ہو جب بھی اس کے پیچھے نماز ممنوع ہے: ”لان الصلوٰۃ خلف الفاسق تکرہ کراھۃ تحریم کما حققہ فی الغنیۃ وغیرھا“ کیونکہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ اس مسئلہ کی تحقیق غنیہ وغیرہ میں کی ہے۔(ت) اگر پڑھ لی ہو، تو نماز پھیرنی ضروری ہے، اگرچہ فجر خواہ عصر خواہ مغرب کا وقت ہو“ فان کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ تحریم تعاد وجوبا کما فی الدر وغیرہ بل وکذا علی قول من قال بالتنزیہ فان الاعادۃ اکمال لاتنفل کمالایخفی واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم“ کہ ہر وہ نماز جو کراہتِ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی ہو اس کا اعادہ واجب ہوتا ہے، جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے، بلکہ اس کے قول پر بھی یہی حکم ہے، جو اسے مکرہ تنزیہی قرار دیتا ہے، کیونکہ اعادہ اکمال ہے، زائد اور بے فائدہ نہیں، جیسا کہ واضح ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالٰی اعلم (ت)۔“ (فتاوی رضویہ، ج06، ص463، 464، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

احتیاطاً اعادہ کی جانے والی نماز نفل ہونے کے متعلق منیۃ المصلی، فتاوی ہندیہ اور حاشیۃ شلبی میں ہے، واللفظ للاول: ”ومن اراد ان یقضی صلوات کلھا صلاھا ان کان لاجل نقصان دخلھا او کراھۃ فحسن والا فقیل لا یکرہ لانہ اخذ بالاحتیاط الا بعدالفجر و العصر لانہ نفل ظاھرا وھو مکروہ بعدھما“ جو اپنی تمام نمازوں کی قضا کرنا چاہے، جو کہ وہ پڑھ چکا ہو، تو اگر یہ نماز میں کسی کمی کے آجانے یا کراہت کی وجہ سے ہو تو بہت اچھا ہے، ورنہ ایک قول کے مطابق مکروہ نہیں کہ وہ احتیاط پر عمل کر رہا ہے، اِلَّا یہ کہ فجر اور عصر کے بعد نہ پڑھے کہ یہ بظاہر نفل ہیں اور ان دونوں کے بعد نفل مکروہ ہے۔

**(غنیۃ المتملی، ص535، مطبوعہ کوئٹہ)**

**(الفتاوی الھندیہ، ج01، ص124، دار الفکر)**

**(حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، ج01، ص188، مطبوعہ قاهرہ)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

**13 صفر المظفر 1445ھ/29 اگست 2023ء**

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /darulifftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے